ارزانی' وہ مسجدوں میں نمازی' گھریلو ناظرہ قرآنی درسوں میں چھوٹے بچوں اور بچیوں کے ہجوم۔ یہ سب کچھ یاد آتا ہے تو اس کے بالمقابل خوف اور جرم کی ماری ہوئی دنیا' انسانی قدروں کی تباہی' اولاد آدم کا اپنے ہی برادران انواع کے لیے قاتل' ڈاکو اور خیانت کار بن جانا' اخباروں کا طوفان' لیڈروں اور علما کا شور' گانے بجانے سے تھرتھراتی فضا' بسوں اور ریلوں کے سامانوں کی بربادی' اپنے ملک کی املاک کی آتشزنی وغیرہ احوال کو دیکھتا ہوں تو اقبال کا وہ شعریاد آتا ہے کہ۔

از زمان خود پشیماں می شوم در قرون رفتہ پنہاں می شوم

اس کتاب کے ذریعے آپ حکیم محمد سعید' اختر حسین رائے پوری' سید ہاشم رضا' ابن الحسن' حمیدہ بیگم' علی احمد بروہی' عشرت رحمانی' اے حمید اور حسن الدین قریشی جیسے اکابر سے ان کے بچپن کی داستانیں سنیے اور ان چیزوں کو نوٹ کیجیے جو اچھی تھیں اور مٹ گئیں یا جو بری تھیں اور رائج ہو گئیں۔

اس مطالعہ سے آپ میں نئی سوچ پیدا ہوگی کہ کیا ہونا چاہیے اور کیسے؟

یہ کتاب اصلاً" بچوں کے لیے ہے اور انہی کے خیالات و احساسات کل کی دنیا کو نئی شکل دیں گے۔ اسے پڑھتے ہوئے ایسے سبق ملتے ہیں کہ ہم بھی اپنے آپ کو بچپن کے دور میں گھومتا پاتے ہیں۔

———○———

انسانیت کی تلاش: از قلم برادرم پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم۔ مرتب: سلیم منصور خالد۔ ناشر: شفیق الاسلام فاروقی' حرا پبلی کیشنز' اردو بازار لاہور۔ کمپیوٹری طباعت۔ سفید کاغذ' سرورق دبیز' رنگین۔ قیمت ۳۶ روپے۔

محترمی پروفیسر عبدالحمید صدیقی جو مجھ سے پہلے کئی سال "ترجمان القرآن" کی ادارت کا فریضہ نہایت قلیل وظیفے اور کثیر محنت کے ساتھ ادا کرتے رہے ان کے چند "اشارات" یعنی ترجمان القرآن کے اداریے جمع کیے گئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ایک طرف ان کی وسعتِ مطالعہ اور عمقِ شعور کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف ان کی دینی حس اور مضبوط ایمانی خودی لفظ لفظ میں کارفرما دکھائی دیتی ہے۔ انھوں نے اپنے دور کے کسی فتنے یا برے طرز عمل کو بغیر چیلنج کیے نہیں جانے دیا۔ خصوصاً" مغربی تہذیب و الحادی علوم کی یورش اور مضر اسلام کارروائیوں پر انھوں نے سخت گرفت کی۔ مثلاً آپ "ٹرائے کا گھوڑا اور مغرب" پڑھیں' "نیکی بذریعہ بدی" کے عنوان ہی پر غور کریں' "سانحہ جلیانوالہ باغ" پر صدیقی صاحب کی رائے اور تاثر کو دیکھیں' "طاقت در